مُردوں کو زندوں کی ضرورت

تدوین و تحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر خیر 5/6

مُردوں کو زندوں کی ضرورت

(سرمایۂ مغفرت)

پسندیدہ انتخاب

خادم الفقراء والعلماء

محمد عبدالخالق توکلی

ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ فیصل آباد
خادم خانقاہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیداشریف پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
W.S.3/K گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد
فون: 041-8784141 موبائل 0300-6657945

جملہ حقوق محفوظ ہیں بحق عبدالخالق توکلی

نام کتاب ...... مردوں کو زندوں کی ضرورت

مؤلف ...... محمد عبدالخالق توکلی (ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ)

......

اشاعت اوّل 2007ء

تعداد 1100

صفحات 48

قیمت 30/-

تزئین ...... طارق وحید طارق، ساجد حسین

کمپوزنگ ...... امیرب سہیل طارق......پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

فون: 041-8542434 موبائل: 0300-6651690

ناشر ...... عزیز پرنٹرز 9488328 (0300-0321)

ملنے کے پتے

☆......مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ A بس سٹاپ مل کے پور بالمقابل گرڈ نشاط آباد فیصل آباد۔

☆......خانقاہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سید اشریف ضلع منڈی بہاؤالدین۔

☆......ادارہ حزب الاسلام 201/R.B فیصل آباد۔

☆......

پیش لفظ

۱) یہ کتابچہ ''مُردوں کو زندوں کی ضرورت'' ذکر خیر 5 متفرق کے باب ششم ہی کا ایک عنوان ہے۔ جسے الگ شائع کیا جارہا ہے۔ اس میں عام فہم اور مستند ایسا بیان ہے، جس پر عمل کرنے سے سبھی کو فائدہ ہوگا۔

۲) الراقم نے اپنی تمام تالیفات (تعداد) میں وہی کچھ لکھا ہے جو علمائے اہلسنت وجماعت اور مقبولانِ حق تعالیٰ کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس نے قرآن وحدیث کو صحیح سمجھا، کیونکہ یہ سمجھنے کے لئے علم کے علاوہ تزکیہ نفس کی ضرورت ہے، جس میں یہ حضرات درجہ اتم رکھتے ہیں۔

۳) بخدا تعالیٰ کسی جگہ بھی کسی کی دلآزاری مقصود نہیں ہے اور نہ ہی بحث و مباحثہ اور نہ ہی مالی منفعت۔ البتہ اللہ رب العزت، کی رضامندی اور رحمت ہر وقت ہر جہاں میں مطلوب ہے۔

۴) خدائے رحیم وکریم عزوجل اس ناکارہ کی کتب کو وہی قبولیت عطا فرمائے جو ان مقبول ہستیوں کو حاصل ہے جن کی تعلیمات ان میں شامل ہیں۔

والسلام!

عبدالخالق توکلی

انتساب (نذرانۂ عقیدت)

مصنفین کا دستور ہے کہ اپنی تصنیف و تالیف کو کسی اپنے بزرگ کے نام پر نام زد کر کے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ یہ نکارہ ہیچمدان اپنے سیاہ کئے ہوئے اوراق کو حضور جناب سید المرسلین ﷺ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شفاعت کی امیدواری کی دست بستہ کرتا ہے۔ اور اپنے خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی بن خواجہ محبوب عالم ہاشمی خلیفہ اعظم شہنشاہ متوکلین خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ سے شرف قبولیت بخشنے کی درخوات کرتا ہے۔

کمترین

عبدالخالق توکلی

27 ویں شب رمضان المبارک 1427ھ

(رات 12:30)

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پیش لفظ	3	انتساب	4
مردوں کو زندوں کی ضرورت اور دیگر متعلقہ بیان	7	قبر	8
عذابِ قبر	8	قبر کا دبانا	9
عذاب قبر	9	قبر کیا ہے	10
اے انسان	10	قابلِ توجہ امر	11
حالِ قبر (بحوالہ کتب حدیث)	11	مردہ مثلِ غریق	12
حضور سید المرسلین ﷺ کا معمول	13	تین عملوں کا فائدہ	13
درجہ بلند ہونا	13	جبرائیل علیہ السلام کا صدقہ پہنچانا	14
کس قدر ثواب	14	والدین کی قبور پر جانا (خلاصہ ومفہوم)	17
حکایت، واقعہ، کلمہ طیبہ سے متعلق	17	ایصالِ ثواب سے مردوں کا خوش ہونا	18
ناراض فوت شدگان والدین کو خوش کرنے کا طریقہ	19	خلاصہ مفہوم	20
قبر پر نام لے کر پکارنا	21	موت کا یاد رکھنا	23
موت کا مزہ	24	وصال سیدہ مریم علیہا السلام	24

تین قیمتی باتیں	25	مزید بعض پند و موعظت برائے فلاحِ دارین	25
خلاصہ حدیث	26	قبر پر پانی چھڑکنا	27
آدابِ قبرستان	29	قابلِ عبرت	29
صرف تین اعمال سے نجات	30	قابلِ غور	31
مفید ترین معلومات	31	ہر مرض کی دعا	31
تکلیف وجہ رفع درجات	32	حالت مرض کی دعا	32
سامانِ غسل	33	سامانِ کفن	33
کون نہلائے	33	قبر پر کتبہ لگانا	33
روح کا اپنے غسل و کفن اور دفن کو دیکھنا	37	دعا	38
اعمال صالحہ سے میت کا دفاع ہوتا ہے	38	مراقبہ موت	38
قبر پر اذان دینا	39	عورتوں کا قبرستان میں جانا	40
اختتامی استدعا:	41	علماء و فضلاء و صلحا اتقیاء حضرات کے تاثرات	42
ہمدردانہ مشورہ التجا	44	الراجع المصادر	47

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

مردوں کو زندوں کی ضرورت اور دیگر متعلقہ بیان

اشعار:

دفعتہ سر پر جو آ پہنچے اجل
پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل
جائے گا یہ بے بہا موقع نکل
پھر نہ ہاتھ آئے گی عمر بے بدل
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شد شرمندگی
آتے ہوئے اذاں ہوئی جاتے ہوئے نماز
کتنے قلیل وقت میں تو آکر چلا گیا

مذکور موضوع پر قرآن مجید میں بھی بیان ہے ایصال ثواب کے ثبوت ہیں۔ مگر الراقم احقر العباد احادیث مبارکہ کے حوالے سے عام فہم اور سادہ انداز میں چند گذارشات لکھے گا۔ یہ دراصل ذکر خیر (۵) متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب سیرت طیبہ کے باب ششم شاہراہ ہدایت کا ایک عنوان ہے جسے الگ شائع کیا جا سکتا ہے۔

قبر:

مرنے کے بعد انسان (مردہ) جہاں بھی ہو دفن ہو جلا دیا گیا ہو راکھ سمندروں اور جنگلوں میں پھینک دی گئی ہو، ڈوب کر مرا ہو، لاش پانی ہی میں رہی ہو وہی جگہ (مقام) عالم برزخ میں اس کے لئے قبر ہے۔

بموجب حدیث شریف مردے کے ساتھ قیامت کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ ''جو مرا اس کی قیامت آ گئی''

بمطابق حدیث شریف قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنتی ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے، یعنی مردہ راحت میں ہوتا ہے یا عذاب میں مبتلا۔ اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے راحت مطلوب یا زحمت۔

عذاب قبر:

قرآن مجید واحادیث پاک سے اظہر من الشمس ہے کہ مرنے پر صالحین اور نیک لوگوں کے لیے سکون ہے بُرے لوگوں کے لئے عذاب اور تنگی ہے۔ بعض حضرات عذاب قبر کے منکر ہیں۔ وہ قرآن مجید، تفاسیر اور کتب احادیث دیکھیں تمام تفاسیر اور کتب احادیث میں بحوالہ قرآن مجید عذاب قبر کا بیان ہے۔ جو حضرات تفسیر تفہیم القرآن کو مانتے ہیں وہ اس سے درجنوں ثبوت حوالہ جات دیکھ لیں۔ جو معارف القرآن مصنف مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ سے دیکھنا چاہیں عذاب قبر کا بیان مع ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح تفسیر ابن کثیر، تفسیر ضیاء القرآن اور دیگر بے شمار تفاسیر میں عذاب قبر کا ذکر مل جائے گا جس مصنف پر آپ کا یقین ہو اسی کی کتاب دیکھ لیں۔

قبر کا دبانا:

قبر دباتی ہے۔ تنگ ہوتی ہے شرح الصدور مصنف جناب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (جنھیں ۷۵ بار حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حوالہ جات جس قدر مطلوب ہوں الراقم دے سکتا ہے) کتاب الروح مصنف علامہ حافظ ابن قیم کا مطالعہ ضرور فرمایئے۔

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جنازہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پڑھایا۔ ہزاروں ملائکہ نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔ دفن کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر تشریف فرما رہے۔ دفنانے کے بعد غمناک ہوئے۔ فرماتے ''اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ قبر تنگ ہو رہی ہے''۔ جناب شفیع معظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم استغفار فرماتے۔ چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے اور ارشاد فرماتے ''اب قبر کشادہ ہوگئی ہے''۔

''قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں اور اگر اس سے ہی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں...... قبر ہر منظر سے زیادہ وحشت ناک ہے'' مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ۔ راوی سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین شہید مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ۔

عذاب قبر:

مشکوٰۃ شریف میں عذاب قبر پر باقاعدہ ایک باب ہے جس کی تین فصلیں ہیں......پس عذاب قبر کا منکر گمراہ ہے (مرقاۃ شریف، شرح مشکوٰۃ)

بخوف طوالت الراقم صرف ایک حدیث شریف کے مفہوم پر اکتفا کرتا

ہے۔راوی سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نجاّر کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے ...... اچانک آپ ﷺ کا خچر بدکا فرمایا۔ان قبروں کو کوئی پہچانتا ہے؟ایک شخص نے عرض کیا کہ میں ...... فرمایا ''یہ کب مرے؟''۔عرض کیا ''زمانہ شرک میں''۔فرمایا ''یہ گروہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ اس عذاب سے کچھ تمہیں بھی سنا دے جو میں سن رہا ہوں'' ...... مشکوٰۃ بحوالہ مسلم شریف۔

قبر کیا ہے؟:

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب مکاشفۃ القلوب، کیمیائے سعادت کا مطالعہ فرمائے۔بحوالہ حدیث شریف عرض ہے۔

میں تنہائی کا مقام ہوں ...... میں اندھیری کوٹھڑی ہوں
تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے ...... میرے اندر آکر ہل بھی نہ سکے گا
میں خاک اور ڈھول سے پُر ہوں ...... میرے اندر سانپ اور بچھو ہیں
تو میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہے ...... میرے اندر تجھے کیڑے کھائیں گے
تو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے ...... میرے اندر سخت غمگین ہوگا

اے انسان!:

عاقبت بھول بیٹھا فکرِ دنیا کے عوض
موت کا حملہ اچانک کیسا لگا؟
ہنستے ہنستے تو نے دنیا میں گذاری زندگی
اب بتا زیر زمین یہ تنگ گھر کیسا لگا؟

دفن کر کے قبر میں سب بے رخی سے چل دیئے
جس سے تو مانوس تھا وہ بشر کیسا لگا؟
اب نہ وہ تکیہ ملائم اب نہ بستر مخملی
جسم پر دو گز کفن مٹی پر سر کیسا لگا؟

قابلِ توجہ امر:

''دنیا میں آنا درحقیقت آخرت کی طرف رخت سفر باندھنے کی تمہید ہے۔انسان کے آخری لمحات تک تمام بھلے اور بُرے اعمال پردہ سکرین کی طرح آنکھوں کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔

پی گئی کتنوں کا لہو تیری یاد
غم تیرا کتنے کلیجے کھا گیا

(انسانیت موت کے دروازے پر ...... مولانا ابوالکلام آزاد ناشر: طارق اکیڈمی فیصل آباد)

حالِ قبر (بحوالہ کتب حدیث):

(بحوالہ مکاشفۃ القلوب) سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱) جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے اے انسان! تیرا ناس ہو تو میرے متعلق کیوں فریب کھاتا رہا؟ ...... (یہ حال انسان بد کے لئے ہے)

۲) ''جو مجھ میں اللہ کا تابع فرمان آیا وہ مسرور نکلا۔جو نا فرمان آیا وہ ذلیل ہو کر نکلے گا''۔

۳) پڑوسی مردے: جب مردے کو قبر میں اتارا جاتا ہے اسے عذاب ہوتا

ہے تو قریبی مردے کہتے ہیں تو نے ہم سے نصیحت حاصل نہ کی۔ ہمارا دفن ہونا تیرے لئے قابلِ غور نہ تھا؟

۴) حضرت براء بن عازب ؓ ایک انصار کی قبر پر بعد از دفن سر جھکا کر بیٹھ گئے اور دعا فرمائی ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ''

۵) مسلمان مرنے والے کی قبر پر اس کے کراماً کاتبین (چار ملائکہ) قیامت تک پڑھتے اور ثواب بخشتے رہتے ہیں۔ (الملفوظ حصہ سوم از اعلیٰ حضرت بریلوی ؒ، بحوالہ حدیث شریف اور بحوالہ تفسیر مظہری جلد ۱۱)

۶) مسلمان کا ہمزاد قید کرلیا جاتا ہے اور کافر کا نہیں یہ بھوت بن جاتا ہے۔
(بحوالہ الملفوظ حصہ سوم)

۷) تسبیح سے قبر کشادہ ہوتی ہے۔ (ابوداؤد شریف۔ شرح الصدور)

۸) امامین کریمین شہدین طیبین حسن وحسین ؓ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی طرف سے غلام آزاد فرمایا کرتے تھے۔
(حدیث شریف بحوالہ شرح الصدور)

اب اصل عنوان کی طرف توجہ فرمایئے۔

۱۔ مردہ مثلِ غریق:

''مردہ فریاد کرنے والے ڈوبنے والے کی مانند ہوتا ہے جو اپنے والدین، بھائی دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے جب اسے ان کی طرف سے دعا پہنچتی ہے تو اسے دنیا...... و مافیھا ...... سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، راوی ابن عباس ؓ ...... بیہقی ؒ) مکتوبات امام ربانی ؒ و دیگر بے شمار کتب معتبرہ۔

۲) حضور سید المرسلین ﷺ کا معمول:

حضور نبی الانبیاء ﷺ کا معمول تھا جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے قریب کھڑے ہو جاتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ اب اس سے پوچھا جارہا ہے۔ نیکوں کے لئے قبر آرام گاہ ہے اور بروں کی لئے اس میں شدید عذاب ہوگا۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ، راوی سیدنا عثمان غنی ؓ)

۳) اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعاؤں سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ (حدیث مبارکہ) یہ حدیث ''عالم برزک'' میں قاری محمد طیب دار العلوم دیوبند نے تحریر فرمائی ہے۔

تین عملوں کا فائدہ:

۴) مردوں کو زندوں کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ان کے اپنے اعمال سوائے ان تین کے منقطع ہو جاتے ہیں۔ زندوں کا صدقہ خیرات، دعا ایصال ثواب ان تک پہنچتا ہے۔

1. صدقہ جاریہ۔
2. علم جس سے نفع حاصل کیا جاسکے۔
3. نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(راوی سیدنا ابو ہریرہ، صحیح مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ابوداؤد، النسائی وغیرہما)

درجہ بلند ہونا:

۵) طبرانی میں ہے راوی ابو ہریرہ ؓ اللہ جنت میں کسی عبدِ صالح کے

درجے کو بلند فرما دیتا ہے۔ وہ بندہ پوچھتا ہے یا رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟ اللہ فرماتا ہے تیرے لڑکے نے تیرے لئے استغفار کی۔ اس کی برکت سے بلند ہوا۔ (مشکوٰۃ، ادب المفرد للبخاری)

جبرائیل علیہ السلام کا صدقہ پہنچانا:

۶) طبرانی فی الاوسط میں ہے۔ راوی سیدنا انس رضی اللہ عنہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب گھر والے اپنی میت کے لئے صدقہ کرتے ہیں تو سیدنا جبریل علیہ السلام اسے نور کے تھال پر رکھتے ہیں۔ پھر قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں۔ اے گہری قبر کے رہنے والے! یہ ہدیہ ہے جو تیرے اہل خانہ نے تیری طرف بھیجا ہے...... اس کی خوشی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اور اس کے پڑوسی جن کی طرف ہدیہ نہیں بھیجا جاتا وہ بڑے غمناک ہوتے ہیں۔ (تفسیر مظہری ص ۱۲۸ جلد ۹ میں بھی یہ حدیث ہے، تفسیر ضیاء القرآن)

۷) راوی شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اہل قبور کو بخشے تو جتنے لوگ وہاں دفن ہونگے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ (بحوالہ تفسیر مذکورہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہشتی زیور حصہ ۱۱ میں لکھا ہے)

کس قدر ثواب:

(بحوالہ ''اخبارِ جہاں'' از مفتی حسان اللہ شریفی)

۸) ایک پارے کا ثواب ایک شخص کو پہنچایا جائے تو اسے ایک پارے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر یہی ایک پارہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو بخشا جائے تب

بھی ہر ایک کو ایک ایک پارے کا ثواب ملے گا اور بخشنے والے کو ساری تعداد کے برابر پاروں کا ثواب ملے گا۔

معارف الحدیث ص ۳۲۶ جلد دوم میں نمبر ۸ کا ثبوت ہے۔

۹) حدیثِ مبارکہ: ثواب پہنچانے میں بخل سے کام نہ لیا جائے''

۱۰) دعاؤں سے برزخی مقام تبدیل ہوتے ہیں یعنی عذاب معاف ہوتا ہے۔'' (حدیث شریف بحوالہ عالم برزخ از قاری محمد طیب دار العلوم دیوبند)

۱۱) حدیث شریف: بحوالہ مکتوبات شریف امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ، الملوظ از فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب مستند...... ستر ہزار مرتبہ پورا کلمہ طیبہ (باادب باوضو، با اخلاص) میت کو بخشا جائے تو اس کی مغفرت یقینی ہے۔

۱۲) جب کوئی اپنے بھائی کی قبر پر جاتا ہے۔ وہاں بیٹھتا ہے تو صاحب قبر کو بڑی راحت ہوتی ہے۔ وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔ (مفہوم روایاتِ صحیحہ)

۱۳) ''اپنے بھائی کی صدقہ، دعا، استغفار سے مدد کرو'' حدیث مبارکہ۔ تفسیر مظہری، جلد ۹ عربی میں ہے۔

۱۴) ''میری امت گناہوں سمیت قبروں میں داخل ہوگی۔ قیامت کے دن بے گناہ نکلے گی۔'' دعاؤں سے بخشش کر دی جاتی ہے۔ (معجم الاوسط طبرانی رحمۃ اللہ علیہ)

۱۵) ''قبر کے لئے تیاری کرو۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات ہوئی تو آگے بھی آسانی ہوگی۔ (حدیث شریف)

۱۶) ''مردے کے ساتھ نیکی اس کی قبر پر جانا ہے'' (حدیث مبارکہ)

۱۷) احادیث صحیفہ وکثیرہ سے ثابت ہے کہ صاحب قبر اپنے زائر کو پہچانتا ہے

اور اس کی آواز کو سنتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ راوی انس رضی اللہ عنہ مردہ واپس لوٹنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔

۱۸) ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر اماموں اور محدثین نے بھی مذکورہ احادیث کی روایت کی ہے۔

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسی روایت ہے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بعینہٖ نقل فرمایا ہے۔ ایسی کئی احادیث نقل کرنے کے بعد حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سماع موتیٰ کے متعلق اپنی تحقیق کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ سلفِ صالحین کا سماع موتیٰ پر اجماع و اتفاق ہے۔ درجہ تواتر تک ایسی احادیث مروی ہیں۔

(بتفسیر ضیاء القرآن جلد سوم...... کتاب الروح از حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ)

۱۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: مومنین کی ارواح برزخ میں ہیں اور جدھر چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ (ص ۵۸۴ تفسیر ضیاء القران جلد سوم)

علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں خوب تحقیق کی ہے۔ (اسی طرح مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی۔ الراقم) صحیح اور کثیر تعداد احادیث سے سماع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔

(بحوالہ تفسیر مذکورہ...... جلد سوم

جناب سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فیض الباری میں رقمطراز ہیں:۔

''سماع موتیٰ کے بارے میں اتنی احادیث ہیں جو درجہ تواتر کو پہنچ چکی

ہیں اور حدیث صحیح میں مذکورہ مضمون ہے۔ مفہوم۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ:۔ میت پر منوں مٹی کا انبار ہے۔ نہ ہوا کا گزر نہ روشنی کا، میت سنتی ہے، سنانے والا زائر نہیں بلکہ خداوند کریم ہے'' مفہوم۔ (بحوالہ مذکور تفسیر سورۃ الروم آیت ۵۲ کے تحت مذکورہ بیان ہے)

۲۰) حدیث شریف خلاصہ...... ''جب قبرستان میں جاؤ تو کہو السلام علیکم یا اہل القبور'' جسے سلام کیا جائے اس پر واجب ہوتا ہے کہ سلام کا جواب دے۔

والدین کی قبور پر جانا (خلاصہ و مفہوم):

۲۱) جو شخص ہر جمعہ کو والدین کی قبروں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جاتا ہے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ رزق اور عمر میں برکت عطا کی جاتی ہے۔ جس طرح والدین کو دیکھنا (بنظر محبت) حج مقبول کے برابر ہے اسی طرح ان کے مزارات کو دیکھنا حج مقبول کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۲۲) مرنے کے بعد مردہ زندگی سے بھی زیادہ ادراک رکھتا ہے۔

(الملفوظ حصہ دوم از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حکایت، واقعہ، کلمہ طیبہ سے متعلق

(بحوالہ الملفوظ حصہ دوم و دیگر کئی کتب)

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک دعوت میں، تھے۔ ایک لڑکا جس کا کشف پورے شہر میں مشہور تھا کھانے کے دوران رونے لگا۔ نوجوان سے رونے کا سبب پوچھا گیا لڑکے نے کہا ''میری والدہ کو جہنم کا حکم ہوا ہے۔'' سیدنا ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھا ہوا تھا۔ جو انہوں نے دل ہی دل میں نیت کر کے

لڑکے کی والدہ کو بخش دیا۔ تو نوجوان ہنسنے لگا۔ وجہ پوچھنے پر اس نے فرمایا "اب میری ماں کو جنت میں لے جایا جا رہا ہے۔

حدیث شریف کی صحت پر یقین ہوا اور لڑکے کے کشف کا ثبوت بھی مل گیا۔ فضائل اعمال میں بھی مولانا محمد زکریا نے یہ حکایت لکھی ہے

۲۳) ایصال ثواب برحق ہے، امت کا اس پر اجماع ہے کہ آدمی کو دوسرے کی دعاء سے فائدہ پہنچتا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۴:۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا۔

سورۃ نوح میں دعائے نوح علیہ السلام موجود ہے جو انہوں نے اپنے والدین، مومن مردوں اور عورتوں کیلئے مانگی۔ آیت نمبر ۲۸۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا...... رب اجعلنی ......سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۱ حضور علیہ اصلوۃ والسلام اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعی رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، ائمہ رحمۃ اللہ علیہ، محدثین رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اولیا اللہ رحمۃ اللہ علیہ پڑتے رہے اور قیامت تک اس کی تلاوت ہوتی رہے گی۔

اسی طرح سورۃ حشر آیت نمبر ۱۰ دیکھئے۔ سورۃ مومن میں تمام ملائکہ کو حکم ملا کہ وہ تمام مومنوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ (مومن آیت ۷)

"مسلمانو! آپ کے مرحومین آپ کی دعاؤں کے منتظر ہیں۔"

(بحوالہ تحفۂ مرحومین از مولانا خلیل الرحمٰن انوری)

ایصال ثواب سے مردوں کا خوش ہونا:

۲۴) راوی انس رضی اللہ عنہ......صدقہ خیرات حج مُردوں کی طرف سے کیا جائے وہ خوش ہوتے ہیں۔، خلاصہ و مفہوم۔ (عینی جلد ۸ فتح القدیر شرح ہدایہ جلد دوم)

ناراض فوت شدگان والدین کو خوش کرنے کا طریقہ:

۲۵) راوی انس رضی اللہ عنہ...... حدیث مبارکہ، مفہوم :۔ ہمیشہ دعائے مغفرت کرنا۔ (مشکوٰۃ) نفلی صدقہ کا ثواب والدین کو پہنچائے۔ (کنز العمال)

جو کچھ بھی خرچ کیا جائے (فی سبیل اللہ) اس کا ثواب والدین کو پہنچایا جائے۔

امام اوزاعی نے بھی در منشور میں ایسے ہی فرمایا ہے۔

۲۶) خلاصہ حدیث:۔ جو شخص روزانہ ستائیس مرتبہ مومنین، مومنات کیلئے دعائے مغفرت کرے وہ مقبولان الٰہی میں سے ہو جاتا ہے اور مستجاب الدعوات بھی راوی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ...... معاف الحدیث ۳۲۶ جلد دوم، حصن حصین۔

۲۷) راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:۔ حدیث شریف۔ جب مومن مرجاتا ہے۔ تو مہینہ بھر اس کی روح اپنے گھر کے گرد گھومتی رہتی ہے۔ (احوال دیکھتی ہے) ایک سال تک اپنی قبر کے گرد گھومتی رہتی ہے اور دیکھتی ہے کون دعا کرتا ہے۔

(فیض الحرمین حصہ دوم ص ۴۴ مولانا دل محمد رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ درہ الناصحین ص ۱۷۷) فتائی عزیزی جلد ا میں بھی یہ روایت ہے۔ عبدالحق

دیگر...... شیخ ~~عبدالخالق~~ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ...... میت کی روح جمعرات کو اپنے گھر آتی ہے...... (اشعۃ اللمعات جلد ۱)

۲۸) صحاستہ کی حدیث کا مفہوم:۔ ایک شخص نے ۹۹ قتل کئے ایک عالم نے کہا توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ قاتل نے اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر توبہ کے لئے

ایک ولی کی بستی کی طرف چلا۔ راستے میں فوت ہوا۔ بحکم الٰہی زمین کو ناپا گیا قاتل اور صالح کی بستی کا فاصلہ کم نکلا۔ یعنی وہ ولی کے قریب پہنچا جس کی نیکی کے طفیل بخشا گیا۔ (بخاری و مسلم) الراقم نے صرف اشارۃً عرض کیا ہے۔ ثابت ہوا کہ عملِ غیر سے نفع ہوتا ہے۔

(سورۃ الکہف آیت نمبر ۸۸ میں شہداء اور صالحین کا اپنے متوسلین کو فائدہ پہنچانے کا بیان ہے۔ احادیث میں بھی ہے یہاں الراقم ایک حکایت بحوالہ ذکر خیر مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم سید ولی علیہ الرحمۃ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔

خلاصہ مفہوم

نقل ہے ایک درویش عشرہ محرم میں اللہ کے واسطے شربت پلایا کرتا۔ کھانا محتاجوں کو کھلاتا، ثواب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح مبارکہ کو پہنچاتا......

ایک رمرتبہ وہ درویش دوران سفر جنگل میں راستہ بھول گیا۔ حیران و پریشان تھا۔ یکا یک دور سے سواروں کا ایک گروہ نظر پڑا۔ آتے آتے نزدیک آ گیا۔ ایک آدمی نے درویش کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دور راستہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا۔ فرمایا جا یہ سیدھا راستہ ہے۔ عرض کیا (اس نے) آپ کون ہیں۔ فرمایا ''عشرہ محرم میں تو ہمیشہ ہماری فاتحہ دلاتا ہے۔'' ہم امام حسین ہیں اور یہ ہمارا لشکر ہے۔'' حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ زندہ ہیں دنیا میں سیر کرتے ہیں۔ جو شخص فاتحہ وغیرہ پہنچائے...... اس کی امداد کرتے ہیں، مگر یہ تصرفات اور زندگی روحی ہے۔

فرمایا ''بدن کی غذا دنیاوی چیزیں ہیں، روح کی غذا نور ہے۔ کھانوں کو

نور سے بدلا جاتا ہے۔ تاکہ روح کھا سکے۔ مثلاً کسی نے دودھ دیا۔ اللہ تعالیٰ دودھ کے بدلے دودھ ہی دیتا ہے مگر نور کا۔ ص ۲۱۴، ۲۱۳ ذکر خیر شریف اشاعت سوم۔

یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے اب تک تیرھویں بار شائع ہوئی ہے۔ عوام و خواص کے لئے مرشد برحق ہے۔

۲۹) ایک حکایت از کتاب الروح مترجم ص ۱۸، ۱۹۔ خلاصہ، ابو قلابہ رضی اللہ عنہ شام سے بصرہ آتے ہوئے ایک جگہ ٹھہرے۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ ایک قبر پر سر رکھ کر سو گئے۔ خواب میں صاحب قبر نے کہا ''آج رات تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔'' (بوجہ قبر کا سہارا لینے پر)

۳۰) حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اپنی بہن کی قبر کے پاس سورۃ ملک پڑھی ایک صالح نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں نے تمہاری بہن کو خواب میں دیکھا بہن نے کہا حسن رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن خوانی نے مجھے نفع پہنچایا۔ (کتاب الروح مترجم ص ۲۳)

قبر پر نام لے کر پکارنا:

۳۱) قبر میں میت کو تلقین کی جاتی ہے۔ مردہ اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تلقین کو اچھا جانا۔ (ص ۲۴ کتاب مذکور)

۳۲) ص ۳۹ ارواح اہل موت کی روح کا استقبال کرتی ہیں اور احوال پوچھتی ہیں۔ ص ۴۹ اللہ کے خوف سے رونا سب سے افضل ہے۔ ص ۱۲۳ جانور عذاب والے اہل قبر کی چیخ و پکار سنتے ہیں۔ (بحوالہ مسلم شریف)

۳۳) بحوالہ مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، راوی انس رضی اللہ عنہ '' بے شک تمہارے اعمال تمہارے مردہ رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں اگر اچھے ہوں تو

مردوں کو خوش کرتے ہیں اگر برے ہوں تو وہ دعا برائے ہدایت کرتے ہیں۔ (مفہوم)

۳۴) سر سبز ٹہنی سے میت کو فائدہ ہوتا ہے۔ (بخاری شریف)

(۳۵) پروفیسر ڈاکٹر علامہ طاہر القادری ''ایصال ثواب کی شرعی حیثیت'' میں لکھتے ہیں:۔ بے شک مردے اپنی قبروں میں سات دنوں تک آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں میں مردوں کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔ (شرح الصدور)

چہلم جائز ہے۔ چالیس کا عدد چلہ کے لئے ہے۔ اعتکاف کیلئے ہے اگر تبلیغی چلہ چالیس دن کا جائز ہے۔ تو ایصال ثواب کے لئے چالیسواں مقرر کرنا ناجائز کیسے ہو گیا؟ محدثین ۴۰ کا عدد حدیث متواتر کے لئے مختص کیا۔ اربعین لکھنا بے شمار محدثین کا معمول رہا ہے۔ (الراقم عرض کرتا ہے کہ چہلم پر نمائش کے لئے خرچ کرنا اور غیر مستحق احباب کو کھلانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

البتہ شرعی طور پر محتاجوں، غریبوں، یتیموں، طالب علموں کو کھلایا جائے۔ تو فوائد کثیر ہونگے۔ جو پروگرام ہو اس میں غیر شرعی امور شامل نہ ہوں۔

کیا یہ نیا کام ناجائز ہے؟ مثلاً مساجد کی ڈیکوریشن، جدید تعمیر، لاؤڈ سپیکر کا استعمال، تبلیغی اجتماعات، قرآن مجید پر اعراب لگانا، صرف نحو، منطق، فلسفہ، درس نظامی، سائنسی تعلیم، صد سالہ جشن، حسنِ قرات، یوم خلفائے راشدین، اگر ایسے امور جائز ہیں تو ایصال ثواب کو کیوں بدعت کہا جائے (نماز تراویح باجماعت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت

میں قائم کی گئی۔ الراقم) اولیاتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا مطالعہ الراقم کی کتاب ذکر خیر ۳ سے فرمائیے، حصہ اوّل، دوئم، سوئم، چہارم۔

موت کو یاد رکھنا:

۱) قبرستان میں جانا سنتِ رحمت عالمیان ﷺ ہے۔

۲) حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ قبرستان کے نزدیک رہتے تھے۔ اس کا سبب پوچھنے پر فرمایا ''قبرستان والے اچھے پڑوسی ہیں۔'' یہ آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

۳) سید الانبیاء ﷺ نے صحابہ سے پوچھا تم میں سے دانا کون ہے۔ عرض کیا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا دانشمند وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہے۔

دانشمنداں دا کم نا ہیں اس دنیا تے دل لونا

(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

۴) ''جو شخص روزانہ بیس مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے۔ وہ شہداء کے زمرے میں اُٹھایا جائے گا۔'' (حصن حصین)

۵) ''موت کو بھلا دینا گناہ کی جڑ ہے''۔ (حدیث)

۶) ''موت کو یاد رکھنے سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ (حدیث)

۷) ''جو موت سے غافل ہے وہ اس جہاں میں مردہ ہے اور اگلے جہاں میں بھی مردہ ہے''؟

۸) ''زندگی میں موت کے لئے کچھ جمع کرلو''۔

۹) حضور خیر الانبیاء ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دونوں کندھوں سے پکڑ

کر ہلاتے ہوئے فرمایا۔ دنیا میں ایسی زندگی اختیار کر جیسے غریب الوطن راہ گیر کرتا ہے۔“

۱۰) جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر۔ (حدیث شریف)

۱۱) ؎ باحیا نیک ہے وہ موت جس کو یاد ہے
ذکر و فکرِ موت نیک اعمال کی بنیاد ہے

؎ عاجز زمین کی گود میں جانا ہے ایک دن
پشت زمین پہ چل نہ سینہ تان کر

؎ زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
رنگیلے سجیلے جواں کیسے کیسے

؎ اوہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

؎ غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

موت کا مزہ

وصال سیدہ مریم علیہا السلام:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی امی جان سیدہ مریم علیہا السلام ایک پہاڑ پر رات دن عبادت کرتے تھے آپ جنگل سے پتے توڑ کر لاتے، جس سے روزہ افطار فرماتے۔ ایک دن حضرت مریم علیہا السلام پہاڑ پر تھیں ایک شخص آیا ور کہا رات کو جاگنے والی قوم کو

سلام۔ پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ کرنے والا ہوں۔ آپ کی جان نکالنے آیا ہوں۔ سیدہ نے فرمایا اتنی مہلت دے میرا بیٹا آ جائے۔ عزرائیل علیہ السلام نے کہا ”مجھے مہلت دینے کی اجازت نہیں۔ جس سانس میں جان نکالنے کا حکم ہوتا ہے اسی سانس میں جان نکالتا ہوں۔“ فوراً روح قبض کر لی۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام آئے اور مولا کریم کی بارگاہ میں عرض کی۔ میری والدہ کو زندہ فرما دے۔“ زندہ فرما دیا گیا۔ پوچھا ”موت کا مزہ کیسا ہے؟ عرض کی۔ کہا ایسا تلخ ہے کہ قیامت تک اس کی تلخی نہ جائے گی۔“ اور فرمایا میں نے اپنے رب کو راضی پایا۔“

تین قیمتی باتیں:

۱. تلاوت کرنے والے پر نکمی عمر (ازل العمر) نہیں آتی۔ (سورۃ الحج آیت ۵ کا حاشیہ تفسیر نور العرفان)
۲. صبح کے وقت کتے کے سوا کوئی نہیں سوتا۔ (الذاریات آیت ۵۱ کا حاشیہ)
۳. اہل و عیال پر تبلیغ کرنا فرض ہے۔ (بحوالہ حاشیہ سورۃ المریم آیت ۶ تفسیر مذکور)

مزید بعض پند و موعظت برائے فلاحِ دارین

۱) جب مردے کو قبر میں اتارو تو کہو بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بلوغ المرام، احمد ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، دار قطنی)

۲) میت کو زندہ کی طرح دکھ درد ہوتا ہے اگر اسے تکلیف دین یا قبر کے ساتھ سہارا لگائیں۔ الراقم (بلوغ المرام)

۳) قبر کے پاس بعد از تدفین یہ کہو۔ اے فلاں بن فلاں کلمہ طیبہ تین بار پڑھو۔ پھر کہو میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ حضور تاجدار

ختم نبوت ﷺ میرے نبی ہیں۔ (بلوغ المرام۔ریاض الصالحین)

۴) میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا۔
(مسلم،ابوداوٗد،ابن ماجہ)

۵) عورتوں کو قبرستان جانے پر لعنت رخصت سے پہلے فرمائی تھی۔ بعد ازاں اجازت دی تا کہ آخرت یاد آئے۔یہ حدیث ہر کتابِ حدیث میں ہے۔قدرے تفصیل آگے ہے۔

۶) غیر متعلقہ:۔مینڈک کو مت مارو۔یہ نارِ نمرود پر پانی چھڑکتی تھی۔ (حدیث)

۷) پیٹ بھر کر کھانا بہت برا ہے۔ (ترمذی)

۸) سبحان اللہ و بحمدہ کا ۱۰۰ بار ورد تمام گناہوں کی معافی کی سند ہے۔

۹) جہاں جس چیز کی ضرورت ہو وہاں وہی چیز صدقہ دی جائے۔

خلاصہ حدیث:

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور شفیع المذنبین ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی ''میری ماں فوت ہوگئی؟ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا'' پانی'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور وقف کر دیا اور اعلان کیا ''یہ سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کے لئے ہے'' راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ بحوالہ صحیح بخاری شریف صحاح ستہ، مشکوٰۃ۔

۱۰) میت کی جانب سے حج کرنا، نسائی جلد دوم باب الحج عن المیت راوی سیدنا موسیٰ بن سلمۃ الذلی رضی اللہ عنہ کیا میں ماں کی طرف سے حج کردوں۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اگر ماں پر قرض ہوتا تو وہ ادا کرتی۔ چاہئے کہ ماں کی طرف سے حج کرے۔ مفہوم حدیث۔

قبر پر پانی چھڑکنا:

۱۱) قبر پر پانی چھڑکنا رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے راوی جابر رضی اللہ عنہ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ، مشکوٰۃ دفن المیت۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے لختِ جگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دفن فرمایا تو پانی منگوایا۔اور قبر پر چھڑکا گیا۔(مدارج النبوۃ اور اسد الغابہ)

۱۲) سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سید کائنات ﷺ کے وصال سے چند ایام قبل آپ سے عرض کیا۔ بے شک آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے آپ قبرستان بقیع میں تشریف لے جائیں۔ دفن شدگان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

۱۳) ہاتھ اُٹھا کر دعا کر۔ مفہوم وخلاصہ:۔ مسلم بیہقی، مشکوٰۃ۔راوی عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴) پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ مسلم۔ باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

۱۵) پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔(مسلم، مشکوٰۃ) یہ مبارک دن ہیں (بخاری) حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیر او رجمعرات کو روزہ رکھتے (ترمذی۔مشکوٰۃ)

الراقم عرض کرتا ہے جناب مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر الطیب میں جناب سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت لکھی ہے کہ روزانہ امت کے اعمال بارگاہِ سید الانبیاء ﷺ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ الراقم عرض کرتا ہے اعمال نہ بھی پیش ہوں تب بھی ہر آن آپ کو تمام عالم کی خبر ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ کسی ولی کی نظر سے اوجھل نہیں

ہے۔ حکیم الامت علامہ اقبال کا یہ عقیدہ ہے:

اے فروغِ صبح اعصار و دہوا
چشم تو بینندۂ مافی الصدور

الراقم موضوع سے ہٹ کر اس طرف آ گیا اور اسی شعر پر یہ گزارش ختم کرتا ہے۔

۱۶) سوئم تیجہ، قل وغیرہ، ایصال ثواب کی لئے ایک ذریعہ ہے۔ یہ رسم نہیں ہے۔ اسلام رسوم کا قائل نہیں ہے۔ بلکہ دعائے مغفرت کرنے کے لئے اہتمام کیا جاتا ہے۔ تعزیت کا وقت تین دونوں تک ہے۔ بمطابق حدیث شریف۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تیجہ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ اکیاسی قرآن مجید ختم ہوئے اور کلمہ شریف ان گنت بار بڑھا گیا۔

چہلم پر گزشتہ سطور میں کچھ عرض کیا ہے مزید چند معلومات:۔ و اعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ (القرآن الحکیم) ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا۔

حدیث شریف بحوالہ مرقاۃ ''جو چالیس صبح خلوص کے ساتھ یاد خدا کرتا ہے اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے نمودار ہو جاتے ہیں۔''

میت کے لئے چالیس دن تک قرآن خوانی، درود شریف، کلمہ طیبہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ پھر اجتماعی دعا کی جائے۔

''جو شخص چالیس احادیث یاد کر لیتا ہے اللہ اسے فقیہ کے درجہ میں اُٹھائے گا۔'' (بحوالہ ایصال ثواب مستحب از علامہ عبدالرزاق چشتی بھترالوی اور اربعین نو وی رحمۃ اللہ علیہ)

آداب قبرستان:

۱) حدیث شریف:۔ ''تلوار کی دھار پر پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔''

۲) اگر انگارے پر پاؤں رکھوں یہاں تک کہ وہ جوتے کا تلوا توڑ کر میرے دماغ کے تلوے تک پہنچ جائے تو مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

(الملفوظ حصہ دوم ص ۲۷ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

قابل عبرت:

۱) راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جنازہ رکھتے تو فرماتے چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

۲) سیدنا عثمان غنی ذّالنورین رضی اللہ عنہ قبرستان میں کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آپکی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

۳) بعض اصحاب رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم و صالحین رحمۃ اللہ علیہم بھی جنازہ دیکھ کر روتے۔

۴) سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنی محتاجی کا دن نہ بتاؤں، محتاجی کا دن وہ ہے جب مجھے قبر میں رکھا جائے گا۔

الراقم عرض کرتا ہے کہ آج کل عوام جنازہ میں شامل ہوتے ہیں اور تدفین کے وقت بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر ہنس رہے ہوتے ہیں، سگریٹ نوشی کرتے ہیں، دنیاوی باتوں میں مگن رہتے ہیں، قبروں پر بیٹھتے ہیں، جوتوں سمیت قبروں پر چڑھتے ہیں۔ عزیز و اقارب کو ترکہ کی تقسیم کی فکر دامن گیر ہوتی ہے...... یہ گناہوں کی کثرت کا

نتیجہ ہے۔جن کے باعث ہمارے دلوں پر غفلت کے مضبوط پردے پڑ جاتے ہیں۔در اصل ہم...... مالک یوم الدین اور یوم الدین...... کو یکسر بھول چکے ہیں۔
نصیحت:۔''مردے کے بارے میں حسن ظن رکھو، خواہ وہ فاسق ہی ہو۔''

صرف تین اعمال سے نجات، خاص حکایت:

تلخیص...... بصرہ کے قریب ایک شخص انتہائی گناہ گار تھا وہ مر گیا۔کسی نے غسل اور جنازہ کو ہاتھ لگانا گوارہ نہ کیا۔بیوی نے مزدور کرائے پر لئے اور میت کو قبرستان لے گئی۔نزدیک پہاڑوں میں ایک زاہد رہتا تھا وہ جنازہ پڑھانے کا منتظر تھا، اس لئے لوگ بھی جوق در جوق جمع ہو گئے نماز جنازہ پڑھی لوگوں نے حیرانی سے پوچھا، جنازہ کیوں پڑھایا؟ زاہد (عاف باللہ) نے فرمایا مجھے خواب میں حکم ہوا تھا فلاں جنازہ آرہا ہے اس کے ساتھ صرف ایک عورت ہے وہ میت مغفور ہے۔عوام مزید حیران رہ گئے۔بیوی سے میت کے حالات پوچھے، عورت نے کہا یہ شرابی تھا، شراب خانے میں عمر گزاری۔مگر جب!

۱) صبح مدہوش نہ ہوتا تو باوضو نماز پڑھتا۔

۲) گھر میں یتیم بچے تھے جن سے اپنے بچوں جیسا سلوک کرتا۔

۳) رات کو جب ہوش آتا تو خوب رو کر التجا کرتا یا اللہ مجھ خبیث سے جہنم کے کونے کو پر کرے گا۔ (ماخوذ مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ زاہد وہ ہے جس نے آنے والے کل کو اپنی زندگی میں شمار نہ کیا ہو۔خود کو اہل قبور ہی میں شامل کیا ہو۔

موت نے کر دیا ناچار وگرنہ انسان

ہے وہ خود بین کہ خدا کا بھی قائل نہ ہوتا
نہ کوئی رہا نہ کوئی رہے گا
فقط ایک ربّ العلا ہی رہے گا

قابل غور:

دہلی میں جناب خواجہ باقی باللہ قدّس سرّہ کا مشہور قبرستان آپ ہی کی نام سے منسوب ہے۔اس قبرستان کے گیٹ کے باہر دہلیز کے قریب ایک شاعر کی قبر ہے۔جس پر لکھا ہے۔

فاتحہ مرقدِ ویراں پہ بھی پڑھتے جانا
ان سے کہہ دو جو ہیں اس در سے گزرتے والے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت بیان فرمائی:

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
یہ شامِ زندگی صبحِ دوام زندگی

مرنے کے بعد جہان دوام (باقی) سے واسطہ پڑتا ہے الراقم۔

دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ
تختِ زمیں پہ سینکڑوں آئے چلے گئے

(ماخوذ اسماء الحسنیٰ از مولانا عبدالصمد الازہری)

مفید ترین معلومات

ہر مرض کی دوا:

۱) جب دوا بیماری کے موافق ہو تو اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے (مسلم، مشکوۃ، سنن ابی داؤد)

۲) حرام شے سے دوامت کرو۔ (زاد المعاد)

۳) ''بڑھاپا کی دوا نہیں ہے۔'' (زاد المعاد)

مفہوم حدیث مبارکہ: راوی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بخاری شریف ''جب بندہ بیمار ہو، یا سفر میں ہو، معمولات پورا کرنے سے مجبور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت و تندرستی کی حالت میں زمانۂ اقامت میں کیا کرتا تھا۔''

تکلیف وجہ رفع درجات: (مومنین، مومنات کیلئے):

راوی محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ مسند احمد، سنن ابو داؤد، معارف الحدیث۔ کسی بندۂ مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا بلند مقام طے ہو جاتا ہے جس کو وہ اپنے عمل سے نہیں پا سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جسمانی یا مالی یا اولاد کے کسی صدمہ یا پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے یہاں تک کہ مصائب و تکالیف کی وجہ سے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے جو اس کے لئے پہلے سے طے ہو چکا تھا۔''

حالتِ مرض کی دعا:

ورد چالیس مرتبہ آیت کریمہ (دعائے یونس علیہ السلام) ''اگر مرا تو شہید مرا اگر اچھا ہوا تو تمام گناہ معاف'' (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حصن حصین)

مریض:۔ تیسرا، چوتھا، کلمہ بکثرت پڑھے۔

بعد از غسل:۔ میت کا بوسہ لینا جائز بمطابق احادیث شریف۔

سامان غسل:

برتن، لوٹا، تختہ، ڈھیلے، بیری کے پتے، لوبان، عطر، روئی، صابن، کافور، تہبند دو عدد (بدن ڈھانپنے کے لئے خصوصاً حصہ ستر ناف تا گھٹنے)

دستانے دو عدد۔

سامان کفن:

قریبا10 گز لمبا کپڑا، چوڑائی 1 گز۔ عورت کے لئے ساڑھے 21 گز۔

۲۵) جو شخص غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے ابھی باہر آیا ہو۔ یہ اجر اجرت لینے والوں کے لئے نہیں ہے۔ جو کفن ڈالے اللہ تعالیٰ اسے جنتی جوڑا عطا فرماتا ہے۔ (حدیث شریف)

کون نہلائے:

بہت قریبی رشتہ دار، بعد میں غسّال خود بھی غسل کرے۔ شامی ابن ماجہ شریف ص ۹۲، دفنانے کے بعد سرہانے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک اور پائنتی آخری رکوع پڑھنا مستحب ہے۔ (بیہقی شریف، شعب الایمان شریف، معارف الحدیث، کنز الایمان مع تفسیر)

قبر پر کتبہ لگانا:

صحیح حدیث:۔ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو (ان کی پیشانی کو سید المرسلین ﷺ نے چوما تھا) دفن کیا گیا تو حضورِ اقدس ﷺ نے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر (علامت کے طور پر) ان کی قبر پر رکھ دیا۔ اور فرمایا کہ میں اسی کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر کو پہچان سکوں گا۔ (مدارج النبوۃ، شامی)

غسل و کفن کے اعتبار سے شہداء کی دو قسمیں ہیں:

اول: جن کو غسل و کفن نہیں دیا جاتا۔ جہاد میں مارے جانے والے۔

شہداء کی دوسری قسم (جو فی سبیل اللہ جنگ کے علاوہ فوت ہوں) پر

شہداء کے احکام دنیا میں جاری نہیں ہوتے۔ مگر آخرت میں مثل شہداء ہونگے۔
متفرق احادیث میں ان کا بیان ہے۔ سب کی مختصر تفصیل یہ ہے:

۱) بے گناہ مقتول (مجنون، نابالغ، جنبی، حیض و نفاس والی عورت، جو کفار کے ہاتھوں مارا جائے۔) (درمختار)

۲) جس نے کسی کافر، باغی یا ڈاکو پر حملہ کیا مگر وار خطا ہو کر خود کو لگ گیا اور موت واقع ہوگئی۔ (درمختار)

۳) مسلم ممالک کی سرحد کا پہرہ دینے والا خود وہاں طبعی موت مرجائے۔

۴) جس نے صدق دل سے اللہ کی راہ ہی میں جان دینے کی دعا کی ہو۔ پھر طبعی موت مرجائے۔

۵) جو خود کو یا اپنے گھر والوں کو ظالموں سے بچانے کے لئے لڑتا ہوا مارا جائے۔

۶) جو اپنا مال ظالموں سے بچانے کے لئے لڑتا ہوا مارا جائے۔

۷) حکومت کا مظلوم قیدی جو قید کی وجہ سے مرجائے۔

۸) جو (ظلم سے بچنے کے لئے) روپوش ہو اور اسی حالت میں مرجائے۔

۹) طاعون سے مرنے والا اسی میں وہ بھی شامل ہے جو طاعون کے بغیر ہی وفات پا جائے۔ بشرطیکہ وہاں ثواب کی نیت اور صبر سے ٹھہرا رہے۔

۱۰) پیٹ کی بیماری (استسقا یا اسہال) میں وفات پانے والا۔

۱۱) نمونیہ کا مریض۔

۱۲) سل کا مریض۔

۱۳) مرگی کے مرض سے یا کسی سواری سے گر کر ہلاک ہونے والا۔ (شامی)

۱۴) بخار میں مرنے والا۔

۱۵) جس کی موت سمندر میں متلی قے لگنے سے واقع ہوئی ہو۔

۱۶) جو شخص اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ کہے اور اسی بیماری ہی میں وفات پا جائے۔

۱۸) جس کی موت اُچھو لگنے سے ہوئی ہو۔ (شامی)

(اچھو کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے لگتی ہے۔ پنجابی میں اُتھو، کہتے ہیں)

۱۹) جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔

۲۰) آگ میں جل کر مرنے والا۔

۲۱) پانی میں ڈوب کر مرنے والا۔

۲۲) جس پر عمارت یا دیوار گر پڑی ہو۔

۲۳) جس عورت کی موت حالتِ حیض میں ہو جائے۔

۲۴) نفاس والی عورت، موت ولادت کے وقت ہوئی ہو یا ولادت کے بعد، مدتِ نفاس ختم ہونے سے پہلے۔

۲۵) جو عورت کنواری (نابالغ) وفات پا جائے۔

۲۶) سچا عاشق (طالب مولا کریم) جو اپنے عشق ہی میں مرجائے۔

۲۷) جسے غریب الوطنی میں موت آجائے۔

۲۸) مؤذن جو محض اجرت کے بغیر اذان دیتا ہو۔

۲۹) اپنے بیوی بچوں کی خبر گیری کرنے والا۔ جو ان کے متعلق اللہ کے احکام بجالائے اور حلال کھلائے۔

۳۰) دیانتدار تاجر۔

(۳۱) جس نے اپنی زندگی مدارات (اچھے سلوک) میں گزاری ہو بمطابق شریعت مطہرہ۔

(۳۲) دین کا طالب علم۔ تالیف کا مشغلہ رکھنے والا بھی ہو۔ تدریس کا مشغلہ رکھنے والا بھی ہو۔ (علامہ شامی)

(۳۳) جوعورت اپنے شوہر کے کسی اورعورت سے تعلق کے غم پر صبر کرے اور مرجائے۔

(۳۴) جوتاجر مسلمانوں کے کسی شہر میں طعام پہنچائے۔

(۳۵) امت کے بگاڑ کے وقت سنت پر قائم رہنے والا۔

(۳۶) جو باوضوسوجائے اور وفات پاجائے۔

(۳۷) جمعہ کے دن وفات پانے والا۔

(۳۸) جوشخص روزانہ پچیس بار یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکَ فِی الْمَوْتِ وَفِیْھَا بَعْدَالْمَوْتِ

''اے اللہ! میرے لئے موت میں بھی برکت دے اور موت کے بعد کے حالات میں بھی''۔

(۳۹) جوصلوۃ ضحیٰ (نماز چاشت) پڑھے، ہر ماہ میں تین روزے رکھے۔ اور و سفر اور اقامت میں نہ چھوڑے۔

(۴۰) ہررات سورۃ یٰسین پڑھنے والا۔

(۴۱) جوشخص (روزانہ) سومرتبہ درود شریف پڑھے۔

(۴۲) صبح کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار اور سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ستر ہزار ملائکہ فرمادیتا ہے جواس کے لئے شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں

اور جس نے شام کو پڑھا اس پر صبح تک یہی درجہ ہے۔

(ترمذی شریف، راوی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

نوٹ: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی اقسام تحریر فرمائی ہیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے بھی شرح مسلم شریف میں اور بہار شریعت میں بھی ہیں۔ الراقم نے بحوالہ احکام میت از ڈاکٹر عبدالحی خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا ہے۔)

روح کا اپنے غسل وکفن اور دفن کو دیکھنا:

راوی عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کتاب شوق وطن بحوالہ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ حدیث:۔ جومرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ اپنے جسم کو دیکھتی ہے کہ کیونکر اسے غسل دیا جاتا ہے اور کفن کیسے لے جاتے ہیں۔

جنتی کون؟:

راوی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:۔

۱ جورمضان المبارک کے آخر پر مرے۔

۲ جو9ذی الحجہ کو مرے۔ ۳ جوصدقہ دے کر مرے۔

دوسری حدیث مبارکہ:۔ راوی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

ہرفرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا، شاکرین اور صدیقین کی مانند ہوگا انبیاء علیہم السلام کی مثل ثواب ہوگا اور جنتی ہوگا۔ (مفہوم)

حدیث شریف: راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

۱ جمعہ کے دن مرنے والا۔ ۲ جمعہ کی رات مرنے والا۔

عذاب قبر سے محفوظ اور بلا حساب بخشش ہوگی۔

دعا:

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحیح بخاری شریف)

اعمال صالحہ سے میت کا دفاع ہوتا ہے:

ص ۲۶۳، ارواح عالم برزخ ہی میں رہتی ہیں۔ مختلف روایات ہیں۔ مگر جناب مصنف ''احکام میت'' کے مطابق سب کا خلاصہ یہی ہے بحوالہ کتاب الروح از حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ روح اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی۔ اسی لئے قبر کی زیارت مسنون ہے۔ قیامت تک روح ہر جگہ آناً فاناً آتی جاتی ہے۔

مراقبہ موت:

خواجہ عزیز الحسن غوری مجذوب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طویل نظم کے چند اشعار:

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے — کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے
پیل تن کیا کیا پچھاڑے موت نے — سرو قد قبروں میں گاڑے موت نے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دیگر......

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں
خاک میں اہل شان کیسے کیسے — مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے — زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

''احکام میت'' از ڈاکٹر عبدالحی عارفی خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(تیسرا ایڈیشن ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء)

قبر پر اذان دینا؟:

میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دینے کے فوائد کثیر ہیں۔ مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ سمندری والوں نے اس کے اثبات میں ایک رسالہ شائع کروایا۔

شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر میں مسواک رکھ دینا اور قبر پر اذان دینا۔ (انوارِ قمریہ)

امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر بعنوان ایذان الاجر فی اذان القبر'' ایک رسالہ تحریر فرمایا۔ جس میں اس کے ثبوت اور فواد بیان فرمائے ہیں۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ رملی رحمۃ اللہ علیہ صاحب درمختار نے یہ قول نقل فرمایا ''اذان کو سنت فرمایا گیا۔''

جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔ شیطان الرجیم بھی قبر میں خلل انداز ہوتا ہے۔ جواب میں بہکاتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کئی احادیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو دفن کرتے وقت فرمایا ''الٰہی شیطان سے بچا''

صحیح احادیث میں ہے کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے۔ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو۔ یہ اذان مسلمان بھائی کی اعانت ہوگی۔ ایسی اعانت پر قرآن و حدیث مالا مال ہے۔ مزید تفصیل ناچیز کی کتاب ذکر خیر 5 کے باب ہشتم میں دیکھیے۔

عورتوں کا قبرستان میں جانا:

پہلے عورتوں کا قبرستان میں جانا منع فرمایا گیا بعد میں اجازت دی۔ اجازت (رخصت) میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ (جامع ترمذی، کتاب الجنائز، راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)۔ عورتوں مردوں پر آخرت کی یاد دونوں کے لئے ضروری ہے (مفہوم حدیث)۔ رخصت والی حدیث ترمذی اور مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ (لعنتی کون؟ از مولانا عبدالمنان راسخ ۱۴۲۴ھ)۔ الراقم عرض کرتا ہے کہ عورت کاسیات، عاریات، مائلات، ممیلات بن کر نہ جائے۔ بلکہ اسطرح بننے پر قبرستان میں جائے بغیر بھی بمطابق فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوزخی ہے۔ ان کلمات کی تشریح ذکرِ قبر (۱) اور (۵) کے باب ہشتم میں درج ہے۔

اکثر اولیاء اللہ کے مزارات پر عورتیں جاتی ہیں۔ حرمِ مدینہ شریف میں مستورات کیلیۓ حاضری وسلام روضہ شریف کے لئے ٹائم مقرر ہیں۔ قبرستان میں عورت اپنے محرم کے ساتھ شرعی لباس میں جا کر اپنے کسی عزیز کی قبر پر دعائے مغفرت کسی مناسب وقت پر کرے تو اس کا کیا حرج ہے۔ اگر غیر شرعی انداز اپنایا گیا تو ناجائز ہوگا۔ جنت البقیع کا صرف ایک گیٹ ہے۔ اس لئے مردوں کو اندر جانے کی اجازت ہے اور مستورات باہر جنگلے کے ساتھ کھڑی ہو کر زیارت کرتی ہیں اور دعا مانگتی ہیں۔

اختتامی استدعا:

در وقت نزع جانم گویا بکن زبانم
تا کلمہ را بخوانم تُو رحم کن رحیما
یارب بحق مرداں گورم فراخ گرداں
از فضل تا قیامت تُو رحم کن رحیما
شیخ سعدی قدس سرّہ

تیرے نبی کی امّت تیرے کرم کی سائل
تیرا ہی آسرا ہے اے دوجہاں کے والی
خواجہ محمد اسلام

جب دم واپسیں ہو یا اللہ...... لب پہ ہو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ ...... صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے بڑھ کر ہے یہ ہی عرض مختصر
خاتمہ کر دے مرا ایمان پر
(مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)

ہاں مسلماں ہو کے جاؤں اس جہاں سے اے خدا
بندگان خاص میں پھر رکھیو مجھ کو شہا
(خواجہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ انقلاب الحقیقت)

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دُعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے

نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

(مولانا حالی مرحوم)

تُوئی سلطان عالم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زِ روئے لطف سوئے ما نظر کن

ع — بہر حق سوئے غریباں یک نظر

خادم الفقراء العلماء محتاج نظر کرم

اِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

ستائیسویں شب رمضان شریف ۱۴۲۷ھ رات کے ۱۵۔۱۲۔ رین بسیرا صدیقی (باب محبوب علیہ الرحمۃ)۔

علماء وفضلاء وصلحاء اتقیاء حضرات کے تاثرات:

جن عظیم ہستیوں نے الراقم اتقیاء وحقیر کے پانچوں مسودات ذکر خیر ا تا ۵ (سیرت طیبہ) یکبارگی دیکھے اور ان پر مشترکہ ہی اپنے اپنے خیالات وارشادات عالیہ کا اظہار فرمایا۔ان میں سے بعض حضرات کے صرف اسمائے گرامی لکھنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱) حضرت صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی صاحب آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف۔ٹیکنیکل انجینئر ایم بی اے۔گولڈ میڈلسٹ۔

۲) حضرت صاحبزادہ رفیع الدین صاحب پرنسپل ڈگری کالج وخانقاہ معظمیہ معظم آباد شریف۔

۳) حضرت صاحبزادہ علامہ معراج الاسلام صاحب شیخ الحدیث منہاج یونیورسٹی لاہور۔

۴) حضرت صاحبزادہ علامہ سعید الحسن شاہ صاحب فیصل آبادی۔

۵) حضرت علامہ سید غلام دستگیر زیدی صاحب نقشبندی خلیفہ مجاز۔

۶) حضرت جناب علامہ ڈاکٹر قاری صاحبزادہ محمد اقبال صاحب نقشبندی صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیوٹی فیصل آباد۔

۷) حضرت جناب میاں فقیر محمد ندیم باری صاحب صدارتی ایوارڈز یافتہ۔فیصل آباد۔

۸) جناب صاحبزادہ پروفیسر محمد فاروق قریشی صاحب جی سی یونیورسٹی فیصل آباد۔

۹) جناب میاں عبدالمجید صاحب ایم اے ایم ایڈ پرنسپل جی سی برائے تربیتی اساتذہ فیصل آباد۔

10) جناب صاحبزادہ عابد حسن صاحب صدر شعبہ عربی گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد۔

۱۱) نامور عالم وعظیم محقق مفتی مولانا محمد اسحٰق صاحب فیصل آباد۔

۱۲) رانا محمد ابراہیم ساجد صاحب ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ۔فیصل آباد۔

۱۳) جناب مولانا ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب عظیم مبلغ اسلام۔فیصل آباد۔

۱۴) جناب محمد اسلم منہاس صاحب مجسٹریٹ فیصل آباد۔

۱۵) جناب میاں محمد اشرف عارف صاحب عظیم شاعر،ادیب،اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم صوبہ پنجاب۔

۱۶) جناب مبارک حسین ڈار ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیمات پنجاب۔

۱۷) جناب میاں نذر حسین جالندھری۔

۱۸) جناب چوہدری محمد صادق صاحب پرنسپل، وصدر اساتذہ پنجاب۔

۱۹) حضرت صوفی محمد ظفر اقبال صاحب خلیفہ مجاز حضرت سید کبیر علی شاہ صاحب چورہ شریف۔

۲۰) جناب صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ گیلانی صاحب خطیب پاکستان۔

۲۱) جناب حافظ قاری معلم عربی علامہ ریاض حسین صاحب ڈپٹی سیکرٹری دعوۃ الاسلامیہ سیال شریف۔

۲۲) جناب رانا عبدالرؤف صاحب ایم اے۔ ایم ایڈ فیصل آباد۔

۲۳) جناب حافظ قاری وخطیب مولانا محمد رضا صاحب نقشبندی سیفی۔ فیصل آباد۔

۲۴) جناب حافظ ریاست علی نقشبندی توحیدی۔

۲۵) جناب مفتی ومحقق نامور عالم مولانا محمد اسحٰق صاحب فیصل آبادی۔

همدردانہ مشورہ والتجا:

اس کاتب الحروف کو اپنی کم علمی کا اعتراف ہے۔ خصوصاً علوم عربیہ سے تہی دامن ہونے کا صدہا افسوس ہے۔ ذکر خیر ۱ تا ۵ (سیرت طیبہ) صفحات قریباً چار ہزار محض اپنے آباء اجداد کی دینی دلچسپی، جملہ بزرگانِ دین اسلام کی کتب مترجم تفاسیر وحدیث کے مطالعہ اور خصوصاً قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت بابرکت واکسیر کے طفیل کئی سالوں میں لکھے گئے۔ ان کا مطالعہ ضرور فرمائیے۔

۱) ذکر خیر (۱) المعروف بہ بے مثل ولادت سیرت طیّبہ آنجناب

سید المرسلین ﷺ بارہ ابواب، صفحات قریباً ۵۲۰۔

۲) ذکر خیر (۲)...... امہات المومنینؓ، اولاد امجادؓ، جملہ متعلقین کرامؓ، سیرت امامین شہیدینؓ وائمہ طریقت وعلامات قیامت اور سامانِ حربی وگھریلو حضور رحمۃ للعلمین ﷺ۔

۳) ذکر خیر (۳)...... خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم حصہ اول، دوم، سوم، چہارم۔ صفحات قریباً ۱۱۰۰ ہر حصے کا آخری باب خصوصی تفصیلی بیان متعلقہ جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ہے۔

(۴) ذکر خیر (۴)...... سیرت طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ وبعض مکتوبات شریف کا ترجمہ یا تلخیص۔ صفحات قریباً ۳۷۰۔

۵) ذکر خیر (۵)...... متفرق۔ نو ابواب۔

۱۔ توحید۔

۲۔ رسالت۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات۔ الگ شائع کیا جارہا ہے۔

۴۔ گذشتہ واقعات وانبیاء علیہم السلام کا تذکرہ۔

۵۔ دوسو اولیاء ومحدثین وفقہی ائمہ کا ذکر جمیل الگ شائع کیا جارہا ہے۔

۶۔ مضامین پُر از شریعت وطریقت (مینارۂ نور)۔ اسی کا ایک مضمون کتابچہ ہذا میں الگ شائع کیا جارہا ہے۔

۷۔ اخلاق حسنہ وتعلیمات اسلامیہ متفرق اسی میں سے ایک عنوان وضو غسل۔ نماز (شاہراہ طہارت) الگ چھپ رہا ہے۔

۸۔ مفید ترین معلومات، مسائل دینی وتاریخی، فرمودات بزرگان دین۔

٩۔ علاج امراض ظاہری وباطنی از قرآن وحدیث الگ اشاعت کی جارہی ہے۔

ان کتب کے مطالعہ جملہ درست عقائد کی طرف میلان ہوگا۔عمل صالح کا جذبہ موجزن ہوگا۔یقین کی دولت ہاتھ آئے گی۔محبوبان ومقبولان حق سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ نسبت قوی سے قوی تر ہوگی۔انشاءاللہ

ب......کسی جگہ بھی کسی کی دلآزاری قطعاً مطلوب نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صاحبِ لولاک باعث تخلیق کائنات فخر موجودات ملجا وماویٰ آقا مولیٰ رحیم وکریم ﷺ کی خوشنودی کی شدید ترین محتاجی وطلبی ہے۔

ج......وہی کچھ لکھا ہے جسے صحیح سمجھا ہے بمطابق تعلیمات علمائے حق اہلسنت وجماعت واولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم املا کی غلطی ہوسکتی ہے کمترین کے نامساعد حالات کی بنا پر پروف ریڈنگ میں یا کہیں کمپوزر صاحبان عدم توجہ کے باعث۔ازراہ بندہ نوازی رہنمائی سے بھی نوازیں اور اس کمترین کے لئے خیریت در ہر دوجہان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

کئی بزرگوار ہستیوں نے ان کتب کو اسلامی ودینی انسائیکلوپیڈیا اپنے تاثرات میں تحریر فرمایا ہے۔ان میں عالم فاضل مشائخ کرام اور نامور محققین وعلماء بھی شامل ہیں۔

بلا مبالغہ مذکور کتب کی بابت یہ عرض کیا جاسکتا ہے۔

رہا رات دن یہی مشغلہ مجھے کام اپنے ہی کام ہے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے
جو دیکھو اک نظر دریا حباب میں
ہفت قلزم سے میں لایا ہوں یہ موتی رول کر

این نسخہ از بیاضِ مسیحا نوشتہ ام
سوئے دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عز وشرف

(ناکارہ خادم الفقراء والعلماء محمد عبدالطالق توکلی)

الراجع والمصادر:

١۔ قرآن حکیم مترجم وحاشیہ از بزرگانِ دین اسلام۔
٢۔ صحاح ستہ شریف،مشکوٰۃ،ریاض الصالحین،بلوغ المرام،زاد المعاد، معارف الحدیث،(مترجم)۔
٣۔ مکتوبات شریف مجدّدی از شیخ احمد سرہندی فاروقی امام ربّانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔
٤۔ تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم از حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ۔
٥۔ تفسیر معارف القرآن از مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔
٦۔ تفسیر مظہری مترجم۔حضرت خواجہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔
٧۔ تفسیر نعیمی از جناب مفتی احمد یار خان بدایونی گجراتی۔
٨۔ مکاشفۃ القلوب۔از حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔
٩۔ الملفوظ حصہ اوّل ودوم از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
١٠۔ شرح الصدور از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔
١١۔ کتاب الروح۔از علامہ حافظ ابن قیّم رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ از مولانا محمد شریف نوری نقشبندی۔
١٢۔ جلاء الصدور از مولانا محمد اشرف سیالوی۔
١٣۔ عالم برزخ از قاری علامہ محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا۔
١٤۔ اخبار جہاں۔٥ ستمبر ١٩٩٦ء۔
١٥۔ ایصال ثواب کی شرعی حیثیت از علامہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری۔

۱۶۔ عقیدہ ایصال ثواب ۔از مولانا عبدالغفور سیالکوٹ۔

۱۷۔ تحفۂ مرحومین از مولانا خلیل الرحمٰن انور، فیصل آبادی۔

۱۸۔ احکام میت از ڈاکٹر عبدالحی خلیفہ حضرت اشرف علی تھانو

۱۹۔ ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیددی قدس سرّہ العزیز۔

۲۰۔ انسانیت موت کے دروازے پر از ابوالکلام آزا

۲۱۔ تفسیر ابن کثیر، مترجم، حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۲۔ تفسیر تفہیم القرآن ۔از جناب سیّد مودودی صاحب۔

۲۳۔ مدارج النبوۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۴۔ حصن حصین امام علامہ محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ مولانا محمد ادریس کراچی۔

۲۵۔ ایصال ثواب مستحب از مولانا عبدالرزاق چشتی بھترالوی۔

۲۶۔ فیوض الحرمین از مولانا دل محمد رحمۃ اللہ علیہ سمندری۔

۲۷۔ ذکرِ کثیر از حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیددی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۸۔ حدائق الاخیار المعروف بہ تلقین مرشد کامل۔از حضرت محمد صادق فرغانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۹۔ عوارف العارف مترجم۔از شیخ الشیوخ جناب شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
(مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ)

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
(حالیؔ رحمۃ اللہ علیہ)